Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ ۸ شہادت ۱۳۵۵ ہش ۸ اپریل ۱۹۷۶ء | نمبر ۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ شہادت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ ٹائیفائڈ کا ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے کل طبیعت ناساز رہی

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت میں کچھ فرق رہا

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا بخشے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مجلس نصرت جہاں کے ایک واقفِ زندگی استاد مکرم نصیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول اسارچر۔ گھانا کم و بیش تین ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے چندہ جات کی بعض رقوم بلا تفصیل داخل خزانہ ہو جاتی ہیں۔ ایسی رقوم جب تک تفصیل موصول نہ ہو چندہ جات میں محسوب نہیں ہوتیں اس لئے متعلقہ امراء صاحبان و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ازراہِ کرم بلا تفصیل رقوم کی تفصیل فوراً نظارت ہذا میں بھجوا دی جائے۔

(ناظر بیت المال۔ آمد ربوہ)

آئندہ اتوار کو ملاقات نہیں ہو سکے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اتوار مورخہ ۱۱ شہادت / اپریل کو انصار اللہ کے اجتماع کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہدوں کی حتی الوسع رعایت رکھے

(۱) "خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے"۔

(ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۲)

(۲) "حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِہٖ یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتّقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نُور دیا جائے گا جس نُور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائیگا تمہاری عقل میں بھی نُور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نُور ہو گا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نُور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نُور ہو گا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نُور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نُور میں ہی چلو گے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۸ ر شہادت ۱۳۵۵ھش
۸ ر اپریل ۱۹۷۶ء

"سیرتِ رسولؐ اور ذاتی احتساب"

حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل ہونے کی حیثیت میں انتہائی ارفع و اعلیٰ شان کے حامل اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام پر فائز ہیں اسی لئے آپ کی نبوت و رسالت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک رُوئے زمین پر رُونما ہونے والے جملہ بنی نوع انسان کی نجات کو آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ بنایا ہے اور تمام آدمزادوں اور تمام قوموں اور تمام نسلوں کو مخاطب کر کے انہیں خبردار فرمایا ہے کہ اگر وہ اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنا اور حقیقی فوز و فلاح سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں تو اس کی ایک ہی سبیل ہے اور وہ یہ کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں۔ آپؐ کی سیرت کو مشعلِ راہ بنائیں اور اپنے ہر کام اور ہر معاملہ میں آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے رہنمائی حاصل کریں۔

جبکہ پوری دنیا کے نوعِ انسان ہی نہیں بلکہ قیامت تک رونما ہونے والے جملہ بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع پر منحصر ہے تو پوری دنیا کے انسانوں کو آپؐ کے اُسوۂ حسنہ سے آگاہ کرنا اور انہیں آپؐ کی سیرتِ طیبہ کا گرویدہ بنانا اور آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کے ذریعہ انہیں فلاح و نجاح کے راستہ پر گامزن کرنا آپؐ کی اُمت کی ذمہ داری ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپؐ کی امت کو خیر اُمت قرار دیا ہے اور اس کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو نیکیاں بجا لانے اور بُرائیوں سے بچنے کی تلقین کرتی ہے جیسا کہ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۱۱) سے ثابت ہے۔ افرادِ اُمت کو اس کی توفیق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے رہنمائی حاصل کر کے اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کرنے کے بعد ہی مل سکتی ہے۔ لیکن فی زمانہ کیا رُوئے زمین کے مسلمانوں کو اس کی توفیق مل رہی ہے؟ یہ دیکھ کر جی کُڑھتا ہے اور دل غم میں ڈوب جاتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کے دعوے تو بہت ہیں لیکن عمل میں آپؐ کی سیرتِ طیبہ کی جھلک مفقود ہے۔

اِس افسوسناک صورتِ حال پر ہفت روزہ المنبر (ڈیلم تجسٹ ایڈیشن) لائل پور نے ۷ ر مارچ ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں بہت ہی دردانگیز پیرائے میں روشنی ڈالی ہے اور مسلمانوں کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لئے استفہامیہ انداز اختیار کر کے ان کے سامنے ایک آئینہ پیش کر کے اِس امر کی کوشش کی ہے کہ وہ بلند بانگ دعاوی سے ذرا ہٹ کر اپنی اصل شکل و صورت اور رنگ و رُوپ دیکھ سکیں۔ چنانچہ وہ "سیرتِ رسولؐ اور ذاتی احتساب" کے زیرِ عنوان رقمطراز ہے:۔

"کیا ہم اسی حُبِّ رسولؐ کو اپنے دل کی دنیا میں بسائے ہوئے ہیں جو دعویٰ ایمان کی تصدیق و تکذیب کا معیار ہے؟ اور اس کا کم از کم اور محدود مفہوم یہ کہ ہم میں جو شخص، جتنے دائرہ کار میں فعال ہے، اس دائرہ کار میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو پورے ایمانی جوش اور اطمینانِ قلب کے ساتھ تسلیم اور جاری کرے۔

کیا اس کے برعکس ہمارا طرزِ عمل یہ نہیں کہ ہم نے اقتدار، ذاتی شہرت و وجاہت، جماعتی و گروہی مفادات، شخصی انا اور سیاسی و معاشی استحصال کو ہر دوسری قدر پر قانونِ الٰہی اور حضور شافعِ روزِ محشر کی محبت پر غالب کر رکھا ہے؟

کیا ہم ان تمام لوگوں سے رشتۂ محبت و الفت قائم نہیں رکھے ہوئے جو حضور سرورِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکذب و مخالف ہی نہیں آئے دن حضورؐ کی توہین کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں؟ کیا ہم انہی کی ثقافت، انہی کی تہذیب، انہی کی معاشرت اور ان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تمام تر برائیوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ اور حضورؐ کے واضح احکام و ارشادات پر ترجیح نہیں دے رہے؟

کیا ہم اپنی نفسانی خواہشات میں اس حد تک آگے نہیں بڑھ چکے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ وصیتیں بھی ہمارے فکر و عمل میں تبدیلی تو کجا ادنیٰ سے "تغیر" کا ذریعہ بھی نہیں بن رہیں، جو اس دنیا سے دار البقاء کی جانب رحلت کے شدید ترین مرحلے میں ہمیں کی تھیں اور موجود صحابہؓ کے ذمہ فرض عائد کیا تھا کہ تم انہیں آگے پہنچاؤ اور یہ تمام وصیتیں ہم تک من و عن پہنچیں مگر ہم نے ان کی بھی پرواہ نہیں کی۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ بحیثیت مجموعی ہم اُمتی باعثِ رسوائی پیغمبرؐ بنے ہوئے ہیں۔ ہم انفرادی، اجتماعی دونوں دائروں میں جھوٹ، فریب، دھوکے، خیانت، ظلم، تعدی، ناانصافی، جبر، استبداد، تہمت تراشی، معمولی سے مفاد کی خاطر حضورؐ ہی کے اُمتیوں کے مال، ان کی عزّت و آبرو، ان کے مال و جان تک کو نقصان پہنچانے کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں اور کیا ہم اپنے دنیوی اور عارضی فائدے کے لئے مملکت کے مستقل مفادات تک کو قربان کر دینے کی روش پر مسلسل آگے نہیں بڑھ رہے؟

کیا ہم اس حد تک نفسانیت اور نفس پرستی کا شکار نہیں ہو چکے کہ ہم فکر و عمل کے تضاد کے ساتھ ساتھ عملی اور فکری نفاق کی حد تک پہنچ چکے ہیں اور ہم زبان سے تو بکار بکار کر ماحول کو متاثر کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ اور آپؐ کی سیرت تمام مشکلاتِ زندگی کا واحد، درست اور انقلاب آفریں حل ہے ـــــ مگر ہم جہاں عملاً تمام غیر اسلامی طریقوں کو اپنائے ہوئے ہیں، ذاتی اور اجتماعی وسائل کا بیشتر حصہ کافرانہ زندگی اور فاسقانہ اعمال و افعال کے فروغ و استحکام کے لئے صرف کر رہے ہیں وہاں اعتقاداً ہم اس منزل سے ہمکنار ہو چکے ہیں کہ اب اس کے سوا کوئی راستہ ہمارے لئے نہیں کہ ہم سیرت و احکامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو موجودہ حالات کے مطابق ڈھالیں اور ان کی تشریح و توضیح ایسی کریں، کہ موجودہ فاسقانہ زندگی اسی ڈگر پر چلے اور اسلام کی خدمت کا تمغہ بھی ہمارے سینے پر سجا رہے۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہم اب اسلام سے صریح دغا کرنے کی منزل میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم اس کے بتائے ہوئے اخلاق، اعمال، معاملات، مشاغل اور ہدایات سے منحرف ہو چکنے کے باوجود، اپنے آپ کو دوسروں سے کہیں زیادہ اسلام کے جاں نثار خادم، اسلام کی عظمتِ رفتہ کو واپس لوٹانے کے جہاد میں ہمہ تن مصروف اور اُمتِ مسلمہ کے سب سے بڑے خیر خواہ ہونے کے سب سے بلند بانگ مدعی ہیں اور اسی بناء پر ہم ہر دنیوی مفاد، ہر دنیوی عزّت، ہر دنیوی وجاہت اور دنیوی لذت کو حاصل کر رہے ہیں۔

کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم ادھر مجلس میلاد، محفلِ سیرت، اجتماعِ مسجد، تقریبِ مدرسہ اور جہاں کہیں دس آدمیوں سے خطاب کا موقعہ ملے رحمتِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر زوردار خطبہ، لیکچر، مقالہ اور وعظ سناتے ہیں اور اس اجتماع سے اٹھنے کے فوراً بعد ہمیں اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جو بھی کافرانہ، فاسقانہ اور خلافِ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کام مفید دکھائی دیتا ہو ہم اس میں سراپا گم ہو جاتے ہیں۔

آیئے ـــــ اس یوم الحساب سے پہلے جہاں ایک ایک ذرّہ کا حساب ہونے والا ہے (ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرًا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرًا یرہ) (ہر ذرّہ بُرائی اور نیکی کو انسان اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھے گا) ـــــ ہم کچھ متعین اور واضح باتیں بھی کر لیں اور اگر ہمارے دلوں میں فی الواقعہ عظمتِ رسالت اور مسئولیت یوم القیامہ کی کوئی رمق موجود ہے تو ہم جھوٹے وقار سے دستکش ہو کر سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نورِ ایمان حاصل کر کے بارگاہِ قدس سے (باقی صفحہ ۳پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے بارہ میں اسلامی احکام

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ

(۲)

تحریر لکھوانا قرض خواہ کا کام ہے

خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ -

اور تحریر وہ لکھوائے جس کے ذمہ حق ہو اور چاہیئے کہ وہ لکھواتے وقت اللہ کا جو اس کا رب ہے تقویٰ مدنظر رکھے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کرے اور اگر وہ شخص جس کے ذمہ حق (واجب) ہے نادان ہو۔ یا کمزور ہو یا خود لکھوانے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ تو چاہیئے کہ اس کی بجائے اس کا کارپرداز انصاف کے ساتھ تحریر لکھوائے۔

زیر آیت ہذا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یعنی کاتب کی تحریر عدالت سے وابستہ ہو اور قانون سلطنت کے ٹھیک مطابق ہو۔ ہم نے ایک دفعہ پانسو روپیہ دیا اور جائیداد کی رجسٹری نہ کرائی۔ چنانچہ وہ روپیہ بھی واپس نہ ملا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ نورالدین نے دو گناہ کئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ کے حکم کے مطابق وہ رجسٹری نہ کروائی۔ دوم اپنے تساہل سے دوسرے کو گناہ کا موقعہ دیا۔ انہیں شاید پانسو کی فکر ہے اور مجھے اس بات کی کہ یہی پانسو روپیہ گناہ کا کفارہ ہو جائے کسی اور شامت میں مبتلا نہ ہوں"۔

(درس القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ زیر آیت ولیملل بالعدل)

ان کاروباری معاملات میں تحریر نہایت ضروری ہے۔ اس سے یہ بھی بطور پیشگوئی کے معلوم ہوا کہ اگرچہ آجکل کاروباری معاملات میں تحریر نہیں۔ لیکن دنیا کا کاروبار آئندہ بڑھ جائے گا۔ اور پھر اس وقت تحریر کی حاجت ہوگی۔ یا تحریر کرنا از بس ضروری ہوگا۔ ورنہ ان کاروباری الجھنوں سے نجات حاصل کرنا از حد مشکل ہوگی۔ سو اس پیشگوئی کو پورے ہوتے ہوئے ہم خود دیکھ رہے ہیں۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تحریر لکھوائے بھی قرضخواہ اور وہ جب تحریر کروائے تو پوری شرائط کو مدنظر رکھے جن پر لین دین کا کاروبار مکمل ہو اور جن پر فریقین متفق ہوئے تھے۔

مندرجہ بالا ارشاد باری سے معلوم ہوتا ہے کہ کاروباری سلسلہ میں تحریر ضرور کروانی چاہیئے۔ کیونکہ یہ آئندہ پیدا ہونے والے جھگڑوں کا علاج ہوتا ہے ایسا ہی ایک معاملہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے قرض دینے والے سے دریافت فرمایا کیا تم نے جب قرض دیا تھا۔ اس وقت کوئی تحریر کروائی تھی۔ اس نے عرض کی کہ میں نے تحریر تو کوئی نہیں کروائی۔ تو آپ نے جواب دیا۔ مجھے تو آپ کے ایمان کی بھی فکر ہے۔ کیونکہ آپ نے خداوند تعالیٰ کے حکم کی بھی نافرمانی کی ہے۔

شہادت

انہی لین دین کے معاملہ میں شہادت کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ اس سے کاروباری معاملات جلد از جلد سلجھ جاتے ہیں۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا -

(سورہ بقرہ)

اور اگر تم اپنے مردوں میں سے (اس موقعہ پر) دو گواہ مقرر کر لیا کرو۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو موقعہ کے گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو ان میں سے ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنا لیا کرو) تا اگر ان میں سے کوئی ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلائے اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ انکار نہ کریں"۔

آیت زیر نظر کے اس حصہ میں گواہی اور شہادت کی اہمیت کے متعلق بیان ہے اور جو جو صورتیں امکانی ہو سکتی ہیں ان کو بوضاحت بیان کر دیا گیا ہے اور گواہ بھی معروف آدمی ہونے چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت وہ خریدے بھی نہ جائیں۔

شہادت کیلئے تائیدی حقائق

بعض امور بطور تائیدی حقائق کے لئے ہیں۔ جس سے گواہی زیادہ مضبوط اور ناقابل تردید ہو جاتی ہے۔ ان کے متعلق خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ

(سورۃ البقرہ)

اور خواہ لین دین چھوٹا ہو یا بڑا ہو تم اسے اس کی میعاد سمیت لکھنے میں سستی نہ کیا کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف والی ہے اور شہادت کو زیادہ درست رکھنے والی ہے۔ نیز (تمہارے لئے اس بات کو) قریب تر کر دینے والی ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔ ہاں (لین دین کا لکھنا ضروری نہیں) سوائے اس (صورت) کے کہ تجارت دست بدست ہو۔ جسے تم آپس میں (مال اور رقم دے کر اسی وقت قصہ ختم کر) لیتے ہو۔ اس صورت میں اس (لین دین) کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جب باہم خرید و فروخت کرو تو گواہ بنا لیا کرو"۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کاروبار میں گواہی اور تحریر کی کیا قدر و قیمت ہے؟

کاتب اور گواہ کو خرچہ دینا

خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

(سورہ بقرہ)

ترجمہ:- اور یاد رہے کہ) نہ کاتب کو تکلیف دی جائے اور نہ گواہ کو۔ اور اگر تم (ایسا) کرو تو یہ بات تمہاری نافرمانی کی علامت) ہوگی اور چاہیئے کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہیں علم دیگا اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

یہ بالکل واضح ہے کہ کاتب اور گواہ کو ان کے جملہ اخراجات ملنے چاہئیں اور کسی قسم کا دباؤ ان پر نہیں پڑنا چاہیئے

سفر میں لین دین کا طریق

اسلام کامل و مکمل مذہب ہے۔ جب کسی معاملہ کے متعلق تصریح اور وضاحت کرتا ہے تو اس کے ہر پہلو کو پوری تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ یہی حقیقت یہاں بوضاحت بیان کی گئی ہے۔ سو دوران سفر میں اگر کاتب نہ ملے تو پھر معاملہ کو مکمل کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے تو فرمایا:-

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

(سورہ بقرہ آیت ۲۸۴)

ترجمہ:- اور اگر تم سفر پر ہو اور تمہیں کوئی لکھنے والا نہ ملے تو (اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فالمقام) رہن با قبضہ رکھے۔ پس اگر کوئی شخص تم میں سے کسی (دوسرے) کو امین جانے اور اسے کچھ (قرض دے) تو جسے امین سمجھا گیا ہو اُسے چاہیئے کہ اس (امانت رکھنے والے کی) امانت کو (عند الطلب) واپس کردے اور اپنی ربوبیت کرنے والے اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور تم گواہی کو (کبھی) مت چھپاؤ اور جو چھپائے وہ یقیناً ایسا شخص ہے جس کا دل گنہگار ہے اور (یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اگر سفر میں لین دین کا معاملہ ہو اور اس وقت کاتب نہیں ملتا۔ تو کوئی چیز رہن رکھ دو اور رہن با قبضہ بطور امانت کے ہے۔ جو عند الطلب دیانتداری سے واپس کرنا ہوگی اور اگر کسی نے کسی اپنے بھائی کو اپنے اطمینان کی وجہ سے بلا رہن دے دیا ہو۔ اور وہ شخص جسے روپیہ دے دیا گیا ہو۔ وہ اسے بطور امانت سمجھے اور بلا حجت واپس کردے پھر تاکید فرمائی کہ گواہی کو چھپانا دل کو گندہ کر دیتا ہے۔ پھر بطور انذار کے فرمایا۔ واللہ بما تعملون علیم۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کردار کو خوب جاننے والا ہے۔ اگر تم دیانتداری سے ہر کام کروگے تو خدا کے فضل و کرم کے مورد ہوگے۔

گواہوں کو برحق شہادت دینے کی تاکید

خداوند تعالیٰ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ سچی گواہی دو بلکہ گواہوں کو تاکید کی ہے کہ سچی گواہی دیا کرو۔ اور گواہی بھی جیسا کہ چاہئے ویسا ہی دیا کرو چاہے اس گواہی کا اثر تمہارے والدین اور تمہارے دیگر رشتہ داروں کے خلاف ہی ہو چنانچہ فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا
قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ
لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ
اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ
اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا
فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِھِمَا فَلَا
تَتَّبِعُوا الْھَوٰٓی اَنْ
تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗٓا
اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ
کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرًا (سورۃ النساء آیت ۱۳۶)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو۔ تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو اگر وہ (جس کے متعلق گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیرخواہ ہے۔ اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو۔ تا عدل کرسکو۔ اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اظہار حق سے) پہلو تہی کروگے۔ تو یاد رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اُس سے یقیناً آگاہ ہے۔"

سو ایسی گواہیاں ہی فائدہ مند ہیں جن سے حق و انصاف قائم ہوتا اور حق و باطل میں نکھار ہوتا ہے۔

سچی گواہی دو۔ خواہ دشمن کے حق میں ہو

اسلامی تعلیم برحق ہے اور حق پر قائم و دائم رہنے کی ہمیشہ تلقین کرتی ہے شہادت کے متعلق بھی اسلام کی یہی تاکید ہے کہ وہ صداقت پر مبنی ہو چاہے اس سے دشمن کو ہی فائدہ پہنچتا ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا
قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی
اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا
ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی
وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ
خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
(سورۃ المائدۃ آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

یہ کتنی تاکید اور نصیحت ہے اس بات کی کہ گواہی بہر حال سچی ہو چاہے اس سے خود گواہی دینے والے کو نقصان اور اس کے دشمن کو فائدہ پہنچتا ہو۔

سفر میں گواہ مقرر کرنا

اس تعلیم کا یہ بھی خاصہ ہے۔ کہ اس پر عمل کرنا مشکل وقت میں بھی بڑا ہی آسان ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ فطرتی تعلیم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا
حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ
حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ
ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ
اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ
اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ
فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ
مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ
تَحْبِسُوْنَھُمَا مِنْ بَعْدِ
الصَّلٰوۃِ فَیُقْسِمٰنِ
بِاللّٰہِ اِنِ ارْتَبْتُمْ
لَا نَشْتَرِیْ بِہٖ ثَمَنًا
وَّلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی
وَلَا نَکْتُمُ شَھَادَۃَ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ
الْاٰثِمِیْنَ۔
(سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۷)

اے مومنو! جب تم میں سے کسی کی موت (کا وقت قریب) آجائے تو وصیت کے وقت تمہاری آپس کی گواہی (کا) یوں طریق چاہئیے۔ کہ تم میں سے دو عدل والے گواہ (مقرر) ہوں یا دو گواہ (جو تم مسلمانوں میں سے نہ ہوں) بلکہ غیر لوگوں میں سے ہوں (یہ قاعدہ اس حالت میں ہوگا) جبکہ تم ملک میں سفر کر رہے ہو۔ اور تم پر موت کی مصیبت نازل ہو جائے۔ (اور تم کو اپنے گواہ میسر نہ آئیں) (اس صورت میں) تم (مومنوں کا گروہ) ان دونوں (گواہوں) کو نماز کے بعد روک لے اور وہ دونوں (اس صورت میں کہ) تمہیں (ان کی گواہی کے متعلق) شبہ ہو تو اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم اس (شہادت) سے کوئی (اپنا) فائدہ مدنظر نہیں رکھتے خواہ (جس کے حق میں ہم گواہی دے رہے ہوں) وہ ہمارا قریبی ہی کیوں نہ ہو اور ہم اللہ کی (مقرر کردہ) شہادت (یعنی سچ بولنے کے فرض کو) نہیں چھپائیں گے اگر ہم ایسا کریں تو اس صورت میں ہم گنہگار ہوں گے۔ اس کے بعد فرمایا

"فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓی اَنَّھُمَا
اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ
یَقُوْمٰنِ مَقَامَھُمَا مِنَ
الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْھِمُ
الْاَوْلَیٰنِ فَیُقْسِمٰنِ
بِاللّٰہِ لَشَھَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ
شَھَادَتِھِمَا وَمَا اعْتَدَیْنَآ
اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔"

پھر اگر (بعد میں) یہ کھل گیا۔ کہ ان دونوں نے (اپنے ذمہ) گناہ واجب کر لیا ہے تو دو اور شخص (ان وارثوں یعنی میت کے رشتہ داروں میں سے) جن کے خلاف پہلے دو نے حق قائم کیا تھا (شہادت کے لئے) کھڑے ہوں اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی (ان) پہلے دو گواہوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی اگر ہم نے ایسا کیا ہو تو ہم کو ظالموں میں شمار کرنا چاہیئے۔ ازاں بعد بطور نتیجہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔

"ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا
بِالشَّھَادَۃِ عَلٰی وَجْھِھَآ
اَوْ یَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ
بَعْدَ اَیْمَانِھِمْ وَاتَّقُوا
اللّٰہَ وَاسْمَعُوْا وَاللّٰہُ
لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ
(سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۹)

یہ طریقہ انہیں (یعنی پہلے گواہوں کو) اس بات کے زیادہ قریب کردے گا کہ وہ گواہی ٹھیک (واقعہ کے) مطابق دیں۔ یا (اس بات سے ڈریں) کہ ان کی قسموں کے بعد (کوئی) اور قسمیں (ان قسموں کو رد کرنے کے لئے) پیش کی جائیں گی اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کے (حکموں) کی اچھی طرح اطاعت کرو۔ اور یاد رکھو) اللہ سرکشوں کو ہدایت نہیں دیتا ان تینوں آیات میں دوران سفر لین دین کرتے وقت پیش آنیوالی مشکلات کا حل پیش فرمایا ہے۔ ایسی شہادت بھی آپ کے لین دین کے معاملہ میں استدلال پیدا کرنے اور ہر قسم کے شبہ کو دور کرنے کے لئے ہے۔

ناقابل قبول شہادتیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بوضاحت فرما دیا ہے کہ کن کن اور کیسے لوگوں لوگوں کی شہادت ناقابل قبول ہے حدیث کے الفاظ درج ذیل ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری گزارش

مجلس خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹؍اپریل تا ۲۹؍اپریل ۱۹۷۶ء مرکز میں منعقد ہو رہی ہے۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ خدام کو کلاس میں شامل فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

توفیقِ تغیّر و اصلاح پا لیں ——— اور ہم صرف آج ہی نہیں گزشتہ کل کو بھی بمع "آج" کے اس احتساب میں شامل کر لیں کہ آنے والے "کل" میں ہمیں اس پوری زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا ہے۔"

(ہفت روزہ "المنبر" لائلپور ماہانہ ڈائجسٹ ایڈیشن بابت ۱۷؍مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۹، ۷)

زرعی یونیورسٹی کے مختصر کورسوں کے لئے داخلے کا اشتہار

زرعی یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں مختصر کورسوں کی تعلیم مندرجہ ذیل گوشوارے کے مطابق شروع ہوگی۔ ان کورسوں میں داخلے کے امیدوار اپنی درخواستیں سادہ کاغذ پر ڈائریکٹر نظامت تعلیم و توسیع جمیل روڈ بالمقابل اسلام نگر زرعی یونیورسٹی لائلپور کے دفتر میں پروگرام کے مطابق ارسال کر سکتے ہیں۔ درخواست میں نام، ولدیت، مکمل پتہ درج کرنا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ضروری سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول بھی جانی چاہئیں۔

نمبر شمار	کورس کا نام	متعلقہ تعلیمی شعبہ	کورس شروع ہونے کی تاریخ	مدت کورس	معیار قابلیت	تعلیمی فیس	فیس داخلہ	درخواست وصول ہونیکی آخری تاریخ
۱	شہسواری کا کورس	لائیو سٹاک مینجمنٹ	۱۵—۴—۷۶	ایک ماہ	مڈل پاس	۱۰ روپے	۲ روپے	۹—۴—۷۶
۲	بن ڈیری	〃	۱—۵—۷۶	۱۴ دن	〃	۳ روپے	۲ روپے	۲۳—۴—۷۶
۳	پولٹری برائلر (مرغبانی)	〃	۱۹—۴—۷۶	۲ ماہ	〃	۵ روپے	۲ روپے	۹—۴—۷۶
۴	بھیڑیں پالنا	〃	۱۷—۴—۷۶	۱۴ دن	〃	۳ روپے	۲ روپے	۹—۴—۷۶
۵	شور والی زمینوں کی اصلاح	سائل سائنس	۱—۹—۷۶	۷ دن	لکھ پڑھ سکتا ہو	۳ روپے	۲ روپے	۲۲—۵—۷۶
۶	کچن گارڈننگ و فلاوری کلچر (برائے مستورات)	ہارٹیکلچر	۸—۴—۷۶	۱۰ دن	لکھ پڑھ سکتی ہو	۳ روپے	۲ روپے	۷—۴—۷۶

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

لین دین کے بارہ میں اسلامی احکام (بقیہ صفحہ ۳)

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تجوز شھادۃ خائنٍ ولا خائنۃٍ ولا مجلودٍ حدًّا ولا مجلودۃٍ ولا ذی غمرٍ لاخیہ ولا مجرّبٍ شھادۃ ولا القانع اھل البیت لھم ولا ظنین فی ولاءٍ ولا قرابۃٍ

(ترمذی کتاب الشہادات)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کسی خیانت کرنے والے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اُس مرد یا عورت کی جس پر حد قائم ہو چکی ہو نہ کینہ ور دشمن کی اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ ایسے شخص کی جس کے اخراجات گھر والوں کے ذمہ ہوں مثلاً خادم وغیرہ اور نہ ایسے شخص کی جس پر اُس شخص کے وارث یا رشتہ دار ہونے کی تہمت لگے جس کے حق میں گواہی دے رہا ہے۔ (بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۳۶۱)

جھوٹی قسم پر انتباہ

بعض لوگ لالچ و طمع کی وجہ سے یا کسی کو نقصان یا ضرر پہنچانے کی خاطر جھوٹی قسم کھا جاتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے۔ جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

عن ابی اُمامۃ ایاس بن ثعلبۃ الحارثی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من اقتطع حق امریٔ مسلم بیمینہ فقد اوجب اللّٰہ لہ النار وحرّم علیہ الجنۃ فقال لہ رجل وان کان شیئًا یسیرًا یا رسول اللّٰہ؟ قال وان کان قضیبًا من اراکٍ (مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرۃٍ بالنار صفحہ ۵۶)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً کسی مسلمان کا حق مار لے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کی آگ مقدر کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے اس پر ایک شخص نے عرض کیا حضور! اگر وہ تھوڑی سی چیز ہو تو پھر بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ چاہے پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

۱۔ مکرم جمیل حیدر صاحب چک ۱۳۳ ج ب ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ضیاء اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۸/۱ واقع محلہ دار النصر ظفر اللہ صاحب و عصمت اللہ صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام مشترکہ طور پر الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں والد صاحب مرحوم کا حصۂ زمین ۱/۳ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۸/۱ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصۂ زمین میرے اور میری والدہ امۃ الحفیظ صاحبہ کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

۲۔ مکرم شیخ محمد عمر صاحب وہرہ کریم نگر لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ فضل کریم صاحب وہرہ وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۷/۱ واقع محلہ باب الابواب ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

قطعہ مذکورہ بالا کی خرید کے وقت نصف حصہ کی قیمت میں نے ادا کی تھی اور نصف والد صاحب مرحوم نے لیکن قطعہ ۱۷/۱ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہو گیا۔ اس لئے قطعہ ۱۷/۱ واقع محلہ باب الابواب ربوہ کا نصف حصہ میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر ورثائے مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا قطعہ ۱۷/۱ میں سے نصف حصہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست دعا

محترم ماسٹر ملک علی قدر صاحب ساکن ہسولہ تحصیل چکوال ضلع جہلم حال ربوہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ محترم ماسٹر صاحب موصوف کی عمر ۸۰ سال کے قریب ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ بندش پیشاب کی بھی تکلیف۔ احباب آپکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر وقف جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا بتیسواں ۳۲ مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۷۶ء بروز اتوار ایک دن کے لئے ہوگا۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھی صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

۱۔ حضرت ابو الحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمیؒ

حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی چوتھی صدی ہجری کے ممتاز شیعہ مفسّر اور فقیہ گزرے ہیں۔ آپ نے نہایت قابلِ قدر علمی لٹریچر یادگار چھوڑا ہے جس میں تفسیر قمی کو یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ اس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ "مہبط وحی" سے ماخوذ ہے۔

اس عظیم الشان تفسیر میں آپ فرماتے ہیں :-

"منك اخلق النبيين والمرسلين وعبادي الصالحين والائمة المهتدين والدعاة الى الجنّة واتباعهم الى يوم القيامة۔" (تفسیر قمی ص ۳۳)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے پانی کے قطرے) مَیں تجھ سے نبی، رسول، نیک بندے، ہدایت یافتہ امام، داعیانِ جنّت اور اُن کے اتباع قیامت تک پیدا کرتا رہوں گا اور کسی کی پروانہ کروں گا۔

۲۔ حضرت الشیخ ابی جعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت الشیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن بن موسیٰ بن بابویہ القمی الصدوق مصنّف "اکمال الدین" چوتھی صدی ہجری کے مشہور و ممتاز مجتہد شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ کا سنِ وفات ۳۸۱ھ / ۹۹۱ء ہے۔

آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"فالهُداةُ من الانبياء والاوصياء لا يجوز انقطاعهم مادام التكليف من الله عزّ وجل لازمًا للعباد۔" (اکمال الدین ص ۳۷۵)

ترجمہ :- جب تک بندے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مکلّف ہیں تب تک ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والے نبیوں اور وصیوں کا انقطاع جائز نہیں۔

وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی کے لئے دعا کی درخواست

محترم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کئی سال سے وقفِ جدید کے معاونینِ خصوصی میں شامل ہیں۔ گذشتہ سال آپ نے مبلغ ۱۱۶۵/- روپے اپنی طرف سے اور اپنے جملہ لواحقین کی طرف سے چندہ وقفِ جدید ادا فرمایا تھا اور امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے وقفِ جدید کے نئے سال کے اعلان کے ساتھ ہی مبلغ ۱۱۳۱/- روپے اِس سلسلہ میں ادا فرما دئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم شیخ صاحب موصوف، ان کے لواحقین نیز دیگر جملہ معاونینِ خصوصی کے لئے دینی و دنیوی خیر و برکت کی دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر مرحوم (سابق انچارج شعبہ زود نویسی صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ) کے فرزند مکرم محمد داؤد صاحب طاہر انکم ٹیکس آفیسر گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۵ ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز پیر بعد نماز عصر ہمراہ محترمہ راشدہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجنیئر لاہور میونسپل کارپوریشن مبلغ اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے باعثِ خیر و برکت بنائے۔

تجارت پیشہ احباب ۔۔۔ اور ۔۔۔ فریضۂ زکوٰۃ

جماعتِ احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار، یتامیٰ و مساکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو نکال کر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائیں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں جو لوگ اپنے اموال میں سے یتامیٰ کا حصّہ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے واقفین بعد از ریٹائرمنٹ

ایسے واقفین احباب جو اپنی جائے رہائش تبدیل کر لیتے ہیں یا ملازمت میں ہیں اور تبدیلی دوسری جگہ ہو جاتی ہے ان کی خدمت میں یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ دفتر ہذا سے رابطہ قائم رکھنے کے لئے اپنے تازہ ایڈریس سے مطلع فرما دیا کریں تا دینی تربیت کے لئے مقرر کردہ نصاب ان کو بھجوایا جا سکے۔

اب دفتر کی طرف سے سال سوم کا نصاب تعلیم برائے واقفین احباب سب کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی واقف بعد از ریٹائرمنٹ کو نہ ملا ہو تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں تاکہ دوبارہ بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

سوانح فضلِ عمرؓ جلد اوّل کا صحت نامہ

مذکورہ بالا کتاب کی کتابت اور طباعت وغیرہ میں کچھ غلطیاں معلوم ہوئی ہیں ان غلطیوں کی تصحیح کی فہرست چھپوا لی گئی ہے۔ جو احباب یہ کتاب خرید چکے ہوں وہ اُن جگہوں سے یہ صحت نامہ حاصل کر لیں جہاں سے کتاب حاصل کی ہو۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

ٹائپسٹ کی ضرورت

تحریکِ جدید انجمن احمدیہ میں ایک اچھے اور محنتی ٹائپسٹ کی ضرورت ہے خدمتِ سلسلہ کے خواہش مند نوجوان اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر صاحب کی تصدیق سے بھجوا دیں۔ انٹرویو مورخہ ۱۵ ر اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعرات بوقت نو بجے ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ انہیں دل کی تکلیف کے علاوہ شوگر کا عارضہ بھی ہے۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ملک منور احمد جاوید۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴